جلد ۵ | بمبئی ۔ دوشنبہ ۶ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ مطابق ۳ ستمبر ۱۹۰۰ع | نمبر ۳۶

مقدمۃ الجیش

قطعہ دعائیہ

الٰہی خسرو عبدالحمید عالیجاہ
رہے زمانہ مین تا گنبد سپہر و ماہ
جہان مین اسسے زیادہ ہے سلطنت اسلام
بجی ہے شہدان لا الٰہ الا اللہ

روشنی معہ خیرات

واقعی فرحت اسکو کہتے ہین جو سلطان المعظم کی برتھ ڈے مین قدرتی طور پر اہل اسلام سے ظاہر ہوگئی۔ جشن بعض مقام پر غربا و مساکین کو علاوہ کھانا کھلانیکے کپڑے بھی تقسیم کئے گئے۔ خانبہادر حکیم محمد دائم صاحب بہادر نے بھی سورتی محلہ (بمبئی) مین خاصی روشنی کردی۔ غربا کو کپڑے بھی تقسیم کئے۔ بورہ مین قصابون نے بڑی عالی حوصلگی دکھائی جیسے کریمی کے قصابون نے اپنی مسجد کو بقعہ نور بنادیا تھا اسیطرح ان بورہ والون نے بھی روشنی کی کئی سو محتاجون کو کھانا کھلوایا اور ہر ایک مسکین عورتون کو ساڑھیان بھی دین۔ ہمارا نامہ نگار بھی کہتا ہے کہ ایسی ایک گھڑی اور تھی جس کی ابتدا ایسی ترکیب سے ہوئی کہ ان کے مناسب نہین مگر عین مصلحت ہو گئی کہ اس گھڑی کو ذریعہ ہر گھڑی حضور سلطان المعظم کی ترقی جلد و عمر کی دعا مانگا کریں اور گھڑی کو دیکھ کر ...

ہمین سبق ملچکا ہی

جنہون نے ترکیب تیار کی ایسی تقویت سے امارت تین سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی مگر ہمارے انگریز بہادر بھی کچھ زیادہ ترکیب لیتے ہی نہین ہین کہ اونچی اونچی ٹکرون آجاتے ہین جنہون نے یہ جتا دیا تھا کہ ہم اپنی فوجی زیر حفاظت سفرا قونصل کو شنگھائی تک پہونچا دینگے۔ ہمیں انکی یہ غرض تھی کہ یہ تو ہماری حفاظت کی کہ دوسری سلطنتیں اور ہم سبکی گردن شناسی مٹا دینگے لیکن ہماری قوم کو یہ سبق ملچکا ہے جنگ افغانستان مین جب ہماری فوج کابل مین داخل ہوئی در دوست محمد خان نے یہ جتا دیا کہ ہم تمہین سلامتی سے اپنے ملک پہنچا دینگے ہماری بہولی بھالی فوج انکی دہوکہ مین آگئی ۔ انکے وحشی سپاہیون نے ۱۶ ہزار سپاہیون سے صرف ایک کو زندہ بچنے دیا (ڈاکٹر برائیڈن) اس مصیبت کی خبر پہنچانے کو لیئے زندہ چھوڑا۔

دیسی ہائنس بھی عجیب ہیں

جشن جوبلی کی رات کو اہل اسلام کا جوش اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ وہ آپے میں نہیں رہے تھے - سفیر صاحب کی گاڑی جس محلے سے گذری لوگوں نے بے اختیار غل مچانا شروع کر دیا - تالیان بھی بجائیں، مبارک سلامت کے نعرے بھی بلند کئے اور یہ بھی نہیں کہ اپنے ہی محلے میں غل غپاڑہ کر کے بیٹھ رہے ہوں - نہیں سیکڑوں آدمی گاڑی کے پیچھے پیچھے دوڑتے چلے جاتے تھے اور جب تک گاڑی دوسرے محلہ میں داخل نہ ہو لیتی تھی پیچھے دوڑتے رہتے تھے - بعض مقامات پر تو سفیر صاحب کی گاڑی کے گھوڑے لوگوں کی بھیڑ سے چوکنا ہو کے قدم اٹھانے پر مجبور ہوئے لگے مگر لوگوں نے کسی حال میں اونکا پیچھا نہ چھوڑا - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سفیر صاحب گھبرا اوٹھے اور اونہوں نے کوچمین کو حکم دیا کہ گھوڑوں کو سرپٹ اوڑائے جاؤ -

باسی جوبلی

جیسا کہ ہندوستان میں باسی عید بڑی دھوم کے ساتھ منائی جاتی ہے ایسے ہی یہاں کے بعض مسلمانوں نے بھی باسی جوبلی بھی بڑی دھوم کے ساتھ منائی - چنانچہ انجمن عشاق دستگیر جو انتظام پورہ کے نوجوانوں کی بہت قائم ہے اوسمیں دوسرے روز بھی روشنی ہوئی اور رات بھر جلسہ بھی رہا اسی محلہ میں آتش خان صاحب کے مکان کے سامنے اہل محلہ کی طرف سے بھی جلسہ ہوا - دونوں جگہہ گانکی رسم ادا ہوئی تھی - عجب نہیں کہ گھر کی مرغی دال برابر کا مضمون ہو یعنی ہی بازار کا جلسہ میں بھی شامل گذشتہ رات کے روشنی رہی - تو کر ایسا ہر جگہہ نہیں ہوا مگر شتے ... مسلمانوں کی اسلامی ...

کہان کہان روشنی ہوئی

خدا کا شکر ہے کہ مسلمانوں میں ابھی تک تھوڑی بہت اسلامی حرارت باقی ہے - ہمارے مضامین کو وہ اسیر محبت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ ہمارے دلوں میں نور ایمان اور اسلامی جوش ہے - جشن جوبلی کی روشنی وغیرہ کی نسبت جو برابر کئی ہفتہ مضامین لکھے گئے اونکو لوگوں نے نہایت دلچسپی سے پڑھا اوس کی دلیل یہ ہے کہ اکثر شہروں کے مسلمانوں نے روشنی بڑی دھوم دھام کے ساتھ کی بعض سے تو اوسی روز ٹیلیگرام آ گیا تھا - کراچی، کولمبو، ترچنگن (مدراس) سے دوسرے روز آیا - باقی مقامات کی خبرین بذریعہ خطوط پہونچ رہی ہیں - سورت، احمد آباد، تو ساری، ممباسہ، بمبئی، کلکتہ میں بڑی دھوم کے جلسے ہوے کی روشنی ہوئی - شہر ... مثل عید کے جلسہ کیا گیا جسمیں وہاں ساری خلقت کی ... عید کی طرح ادا کی گئی ہے اسکو بھی مگر ... اور روشنی کی گئی

غرفتش تمام شد

ہم تو سمجھتے تھے کہ چین کی سلطنت بہت وسیع ہے فوج بے شمار ہے گولہ بارود - انہوں نے چند روز میں ہر طرح کا سامان تیار ہو گا - خوب ڈٹ کر مقابلہ کرے گا ہم تو سمجھے بیٹھے تھے کہ کم از کم ایک سال کی لڑائی رہیگی - افسوس کہ اوس نے تو ابھی ڈبو دی کمبخت دو چار ہی دن میں بھاگ نکلا - ملک دوا اگر تو پہلے ہی اوڑا لیتی - اوسنے سمجھ لیا کہ میں عورت ہوں تو کیا ہے - وہ یورپ کی فوج مجکو بگڑے بغیر نہیں مانیگی سمجھا ہے - وہ بھی جنگی جیسے مجاہین ... وہ ... اس تیسرے شہنشاہ چین جاپانی فوجیں ... بیٹھے ہوئے ہوں امریکا نے صلح کی بات چیت کیطرف ... کی ...

سب سے بڑا جلسہ

ظفر آباد دکن میں سب سے بڑا جلسہ ہوا - اسمیں شہر کے تمام معززین شریک ہوے شریعت پناہ قاضی صاحب صدر جلسہ بنائے گئے تھے - اسکے انعقاد میں زیادہ تر کوشش سردار محمد علی اور سردار قادر علی کا تھا اور قاضی صاحب موصوف کی زیادہ کوشش تھی قاضی اسماعیل صاحب خیری نے تہنیت نامہ پڑھا اسکے بعد فاضل تحریر منشی شیخ احمد صاحب جیلانی کا ... کیا جو قصیدہ اون کے بھائی مولوی عبد الاحد صاحب جیلانی نے نہایت خوبی کے ساتھ پڑھا - قاضی صاحب نے ایک اسپیچ بھی دی اور گورنمنٹ عالیہ کا شکریہ بھی بڑے شد و مد سے ادا کیا - قاضی صاحب نے یہ کام بہت اچھا کیا - گورنمنٹ اگر صدق دل سے اسکا اظہار کرے تو ... پر عمل کرے ... ہو جائیگا -

مسجد میں فوٹو

مسلمانوں کی قوم میں بعض فرقے ایسے جاہل ہیں کہ خدا کی پناہ - وہ دینی شہرت اور ناموری کیلئے ایسا کام کر بیٹھتے ہیں کہ جس سے اونکی نیکیاں بھی خاک میں مل جاتی ہیں - محرم میں جو کچھ خرافات ہوتی ہیں وہ تو اظہر من الشمس ہیں اور جن سے کہ ہمیں مسلمان اونکا ثواب سمجھتے ہیں بات یہ ہے کہ جیسے ہی روشنی کا فرقہ نکلا ہے تب سے اکثر مسلمانوں کے دماغ بہک گئے ہیں وہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ ہی مسجد بنانے میں ... ایک بات اپنی طرف سے ایسی نکال کھڑی کرتے ہیں ... جس سے تمام مسلمان ... میں سفیر صاحب کا فوٹو لیا گیا - جن لوگوں نے یہ تجویز نکالی تھی ...

چھینٹے شروع ہو گئے

(اردو) اب تو دل کھول کے شعین بجا و منانے کا موقعہ ہے ہماری [illegible] گورنمنٹ بہت میں مشکل میں پڑ گئی تھیں وہ اب کمانی شروع ہو گئیں ہیں اور [illegible] شروع ہو گیا اور [illegible] ہماری بہادر فوجیں [illegible] اور انگریز ڈر [illegible] ہیں اور سب سے بڑی بات یہ کہ ہم لوگ اس فتح کی خوشی میں شعین بھی بجا چکے ہیں اب کیا شک رہ گیا - غرض [illegible] فتح تو ہو چکی مگر ابھی بڑی فتح کا [illegible] ہماری بہادر گورنمنٹ [illegible] نہیں جو اعتبار ہے [illegible] فیصلہ نہیں ہوا تھا مشکلات کی کچھ گرمی کھلبلی مچی تھیں - اب امید ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہماری گورنمنٹ کی قسمت پوری طرح کھل جائیگی اور ایسی کھلیگی کہ تمام مخالفین کے منہ فرط حیرت سے کھلے کے کھلے رہ جائینگے - دیکھو اب ہمارے قید ہی چھینٹے شروع ہو گئے [illegible] تو خود ہی بھاگ رہے ہیں - اور کچھ وہ خود چھوڑ رہے ہیں - پہلے کئی دفعہ وہ دو دو سو چار چار سو کی کھیپ بھیج چکے ہیں حال کی خبر ہے کہ ڈچوں نے یکدم ۱۸۰۰ ابر [illegible] قیدی جلیانوں سے نکال بھیجے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب شوکت اور ہمت بالکل ٹوٹ گئی - [illegible] کے گھر میں اب دانہ گھاس بھی نہیں رہا -

اگر ایسی ہی ایسی پانچ سات کھیپیں اور [illegible] نے اور کو بھیج کر دیں تو کہنا ہی کیا ہے - ہماری فوج گھر [illegible] نہیں - [illegible] صفت [illegible] -

سب مسلمانوں کا شکریہ

ہم تو بے حد کے مسلمانوں میں - [illegible] کے مسلمانوں اور قومی اخبار [illegible] شوکت [illegible] نہیں رہا - [illegible] کی بابت کسی کی صلاح پر توجہ کرتے ہیں ہمیشہ [illegible] اخباروں میں [illegible] نظر ڈالا کر دیکھے میں [illegible] ایسے ہی بادشاہوں کے اعتبار کر [illegible] جانتے ہیں ہوں گے - ہمارے مشفقانہ صلاحوں کو ذرا ابھی [illegible] میں سکتے ہیں گے گر [illegible] حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ [illegible] پر اظہار مسرت کرنے سے ہمارا خیال بالکل غلط نکلا - [illegible] کے مسلمانوں کی حالت در [illegible] کہ مسلمانوں کی تحریریں دیکھکے ہم کو نہایت خوشی ہوئی - کہ سب نے ہماری تحریروں کو خاص توجہ سے پڑھا - اور [illegible] نہیں بلکہ اوس پر عمل بھی کیا - اور ایسے ایسے لوگوں نے کیا کہ جن کی طرف سے ذرا بھی کا خیال تھا -

آخر میں [illegible] پر اور [illegible] کا سب سے پہلے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے بھی (خلاف امید) ہماری تحریر پر عمل کیا حضرت [illegible] بہادر کا بھی ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اونہوں نے بھی اس موقع پر ہماری پیروی کی اور لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے [illegible] پرچے بھی شائع کر دیئے - اللہ انہیں کو جزائے خیر دے - اور وقت پیر [illegible] ایسی ہی توفیق دیتا رہے - آخر میں ہم تمام مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے جشن جلوس حضور سلطان المعظم [illegible] بہادر [illegible]

ابھی دم باقی ہے

[illegible] کی لڑائی کو ہمارے نزدیک [illegible] مگر افسوس کہ ابھی دم باقی ہی رہ گئی - یوں تو لڑائی ختم ہو چکی لیکن [illegible] میں ابھی دم باقی ہے - اسلئے لڑائی کا بھی خاتمہ نہیں ہوا [illegible] خاص کرنے کیلئے اور تازہ دم فوج جا رہی ہے اور ستمبر تک [illegible] ہماری خاص فوج [illegible] ہوں گے - امید ہے کہ جاتے ہی [illegible] کہ وہاں پر ہماری فوج ہے اور [illegible] کر کے سب کام [illegible] کر لیا ہے صرف دم [illegible] ہے - اسلئے لارڈ [illegible] بہادر [illegible] کو بلایا ہے - [illegible] کہ [illegible] کی فوج کا خاتمہ الطبع ہو گیا ہے - تمام [illegible] ڈچوں [illegible] کہا یا صرف لارڈ [illegible] بہادر ہی کسی [illegible] میں بیٹھے حق اللہ [illegible] کرتے ہیں - نہیں یہ بات نہیں لارڈ [illegible] بھی سلامت اور اونکی فوج بھی صحیح و سالم [illegible] کہ وہ فوج لڑنے [illegible] نا معقول ڈچوں نے [illegible] - غرض [illegible] ہیں اور [illegible] - [illegible] - [illegible] کہ فوج [illegible] - [illegible] ہے [illegible] - [illegible] -

بارش میں روشنی

خدا کی قدرت دیکھو کہ یوں تو دس بارہ روز سے مطلع صاف رہتا تھا۔ رات دن میں ایک آدھ مرتبہ ابر آتا تھا۔ مگر پریشان۔ اور وہ بھی اور ہی اوپر ہوا ہو جاتا تھا۔ چونکہ بارش کی طرف سے اطمینان تھا اسلیئے لوگوں نے خوب دل کھول کے روشنی کا سامان کیا۔ اور کچھ بارش کا انتظام نہ کیا جمعہ کے روز نماز کے بعد یکایک ابر علیہ الرحمۃ امنڈ آئے۔ اور جھڑا جھڑی کی لگا دی۔ سڑکوں پہ جو بانس کے جھول ہے۔ انمیں کہیں کہیں کاغذ کے بھی تھے۔ کیونکہ بہت جلد یہ سامان تیار کیا گیا تھا۔ بارش کی وجہ سے وہ خراب ہو گئے۔ مگر مسلمانوں کا جوش و خروش بڑھا ہوا تھا۔ ایسی ویسی بارش سے انکے جوش پر پانی تھوڑی پھیر سکتا تھا۔ جب ذرا بارش تھمی۔ انہوں نے فوراً دوسرے بانس کے جھاڑ لگا دیئے۔ دو تین بار ایسا ہی ہوا۔ گویا اس کام کے لیے علیحدہ کاریگر مقرر تھے جو صبح سے شام تک غالباً کاغذ ہی کی باڑ ہی تیار کرتے رہتے ہوں گے۔ شام سے پیشتر مطلع ذرا صاف ہو گیا تھا جس کی وجہ سے لوگوں کے دل بڑھ گئے تھے مگر بعد مغرب پھر بارش ہونے لگی۔ ایسی حالت میں روشنی کا ہونا ناممکن تھا مگر مسلمانوں نے نہایت مستعدی اور چالاکی سے روشنی کو قائم رکھا۔ گلاس بجھ گئے۔ اور پھر ہر ایک جلانے لگے۔ غرض ادھر ابر نے دھوم دھام میں کچھ فرق نہ آنے دیا بارش کی وجہ سے لوگ ذرا دل شکستہ ہو گئے تھے مگر پھر انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ اللہ میاں نے ہمارے استقلال اور جوش کا امتحان لینے کی غرض سے اس موقعہ پر بارش کو بھیجا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ مسلمان اس امتحان میں پورے اترے۔

ڈراپ سین

حجاز ریلوے کے چندہ کی نسبت ہم نے پچھلے پرچہ میں اپنی ذمہ داری ظاہر کی تھی اور لکھا تھا کہ بلا دقت لوگ بھیجدیں مگر اب ہم اسکے لیے یہی مناسب سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کو ابھی توقف کرنا چاہیے۔ بالفعل جو انتظام ہے حضور سلطان المعظم کی خدمت میں چندہ پہونچانے کا سوچا تھا وہ اگرچہ ہر طرح قابل اطمینان ہے مگر وہ ہمارے ہی اطمینان کے قابل ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایسا انتظام ہونا چاہیے جس سے پبلک طور پر چندہ دینے والوں کا اطمینان ہو جائے یہ تو ہمکو یقین ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں خدا کے فضل سے ہمارا اعتبار ہے۔ اور بالخصوص ہمارے خریدار تو کسی طرح بدگمانی کر ہی نہیں سکتے مگر چونکہ یہ معاملہ بہت نازک ہے اسلیئے ہم ایسا انتظام کرنا چاہتے ہیں کہ دوست تو دوست کوئی دشمن بھی بدگمان نہ ہو سکے۔ اس واسطے بالفعل ہم اسکی ذمہ داری سے مستعفی ہونا چاہتے ہیں۔ کوئی صاحب ریلوے حجاز کے متعلق ابھی ہمارے پاس چندہ نہ بھیجیں۔ ہمنے ایک انتظام اسکا بہت معقول سوچا ہے وہ یہ ہے کہ کسی بنک سے اسکا معاملہ کر لیا جائے اور عام طور پر اشتہار شائع کر دیا جائے کہ جس کسی کو چندہ دینا ہو وہ بنک کے نام براہ راست بھیجدے مگر معرفت دفتر [illegible] درج ہو تاکہ ہم بنک سے ہر رقم کی رسید لے لیا کریں۔ جب اچھی رقم ہو جایا کرے تو وہ بنک ہماری معرفت ترکی بنک کو بھیجدیا کرے۔ [illegible] اسکا انتظام ہم بہت جلد کر کے اپنے ناظرین کو اطلاع دینگے۔ جن صاحبوں نے [illegible] روپے بھیجے ہیں یا تو واپس منگا لیں یا ہمیں کسی [illegible] میں دینے کی اجازت دیں۔

عجیب معمہ ہے

یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ متفقہ فوجیں سچ مچ ہی پیکن میں داخل ہو گئیں یا یہ اڈیٹر صاحب کی معمولی گپ ہے۔ ہم تو جانتے ہیں کہ یوروپین فوجوں نے پیکن کی شکل بھی نہیں دیکھی۔ اپنی بات کی پچ رکھنے کے لیے فوجی نامہ نگاروں نے یہ بات اڑا دی اور یہ تو جانتے ہی ہیں کہ یہ بات آخر کبتک چھپی رہیگی۔ اسلیئے انہوں نے پہلی ہی سے یہ ترکیب نکالی تھی کہ جب سب لوگوں کو ہمارے پیکن میں داخل ہونیکا یقین ہو جائیگا تو ہم کہہ دینگے کہ ہماری غرض تو صرف یہی تھی کہ سفارتخانوں کو چینی اذیت سے چھڑا دیں۔ اب یہ تو ہو چکا ہے ہم پیکن لیکر کیا کرینگے چینیوں ہی کو یہ شہر مبارک ہو۔ اور یہی وجہ تھی کہ پہلے یہ خبر اڑائی ہے کہ گورنمنٹ چین سفارتوں کو چینی فوجوں کی حفاظت میں تینٹسن تک بھیجنے پر راضی ہے مگر ہم یہ نہ مانینگے خود شہر میں داخل ہو کر اپنے ہم قوموں کو چھڑا لائینگے۔ کیونکہ انہوں نے پہلے ہی یہ خیال کیا تھا کہ اگر پیکن تک پہنچکر شہر میں داخل ہونیکی کوئی صورت نظر نہ آئیگی تو چینیوں ہی کی شرائط کے مطابق سفارت والوں کو چھڑا لائینگے اور یہ خبر مشہور کر دینگے کہ ہم اندر داخل ہو گئے تھے مگر چونکہ اب کوئی ضرورت نہیں رہی اسلیئے اپنے آدمیوں کو لیکر وہاں سے لوٹ آئے ہیں اور اگر واقعی متفقہ فوجیں پیکن میں داخل ہو گئیں تو ہمیں گورنمنٹ چین کی خوش قسمتی پر سخت تعجب ہے کہ یوروپین سلطنتوں کو اسقدر نقصان ہوتے ہوئے اب یہ کہتے ہیں راضی ہیں کہ ہم اپنی فوجیں وہاں سے بلا لیتے ہیں۔

جشن جوبلی کی دھوم دھام

خدا کا ہزار شکر ہے کہ جشن جوبلی حضرت سلطان المعظم کا لندن میں مسلمانوں نے [illegible] جوش کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کسی قوم نے نہیں کیا۔ [illegible] جشن ہوا تھا۔ [illegible] مسلمانوں نے بڑے ذوق و شوق [illegible] قصائد شائع کئے [illegible] روشنی کی [illegible] اسلامی [illegible] معلوم ہوتا تھا کہ ہر مسلمان کے گھر پر نور برس رہا ہے۔ ہر مسلمان کو دیکھو خوشی کے [illegible] حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ [illegible] اور [illegible] ان کو خلیفۃ المسلمین تسلیم کرتی ہیں گو اس تقریب میں [illegible] بھی شریک تھیں۔ اور دل سے شریک تھیں۔ [illegible] مسرت و فرحت کے آثار پائے جاتے تھے۔ گویا اس رات کے لئے امتیاز مذہب بالکل جہان سے اٹھ گیا تھا [illegible] اتحاد و سلوک ہونا چاہئے ویسا ہی تھا۔ ہر قوم نے سفیر صاحب کی [illegible] نہایت جوش اور خلوص کے ساتھ کی۔ کسی قوم میں نہ مذہبی اختلاف پایا جاتا تھا۔ نہ خانگی عناد۔ سب شیر و شکر کی طرح مل گئے تھے۔ ہر قوم [illegible] منتظر تھی [illegible] مذہبی پیشوا کے قدوم میمنت لزوم کا آرزومند ہو۔ [illegible] طرف سے پہلے تو کچھ امید تھی [illegible]

سفیر صاحب کا دورہ

سفیر ترکی پہلے تو جامع مسجد میں نماز کیلئے تشریف لائے۔ خلقت کا [illegible] ہجوم تھا [illegible] مسجد میں [illegible] نماز [illegible] بعد نماز [illegible] مسلمانوں نے نہایت خشوع و خضوع کیساتھ ترکی سلطنت کی ترقی اور حضور سلطان المعظم کی سلامتی کی دعائیں مانگیں۔ اس کے بعد سفیر صاحب بنگلہ کو تشریف لے گئے۔ [illegible] گاڑی پر سوار ہو کر [illegible] رات [illegible] گشت لگاتے رہے [illegible] مسجد [illegible] اسمٰعیل حبیب کی مسجد اسلام کلب۔ انجمن اسلام۔ ترکی کلب [illegible] جلسوں میں خود بھی شریک [illegible] ارادہ تو یہی تھا کہ ہر جلسے اور ہر مسجد کی مجلس میں شریک ہوں مگر لوگوں کی [illegible] پریشان ہو گئی۔ پہلے سے بھی کچھ آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ غیر معمولی شور و غل [illegible] تو حرارت بھی ہو گئی۔ اسلئے بعض محلوں اور مسجدوں میں آپ نہ جا سکے۔ نواب کی مسجد [illegible] آخری وقت گاڑی یہاں آئی تھی شرف الدین صاحب [illegible] کی دعوت [illegible] نہایت خوشی [illegible] اور تشریف [illegible] وعدہ (پختہ) کیا تھا [illegible] میں شریک [illegible] حرارت [illegible] گئی تھی گاڑی میں [illegible] معذرت کر لی۔ [illegible] سفیر صاحب بعض جلسوں اور مجلسوں میں شریک [illegible] ہے۔ اور [illegible] زیادہ شرف الدین صاحب [illegible]

شہر کی روشنی

جامع مسجد کی روشنی کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ ایسی روشنی ہوئی کہ آج تک نہ ہوئی تھی۔ تقریباً [illegible] جھاڑ فانوس۔ بتیاں وغیرہ اس کے علاوہ تھیں۔ جامع مسجد کے اراکین نے بہت [illegible] اس تقریب میں کئی ہزار روپئے خرچ کر ڈالے اور کمال [illegible] کیساتھ کئے۔ [illegible] بجے سفیر صاحب تشریف لائے خطیب صاحب نے ایک عربی قصیدہ [illegible] مضمون کا خوش الحانی کے ساتھ پڑھا [illegible] جس وقت سفیر صاحب جامع مسجد کے دروازہ میں قدم رکھا [illegible] آتشبازی کے [illegible] روشن کئے گئے [illegible] کیفیت تھی۔

جامع مسجد کی روشنی [illegible] اعلیٰ درجہ کی تھی۔ مگر اس کے [illegible] وجہ یہ تھی کہ [illegible] سے مسجد بھی بہت بڑی ہے۔ اگر اور بھی دس پانچ ہزار [illegible] اگر انصاف [illegible] کیا جائے۔ اس رات کہ ہر مسجد میں اس کی وسعت کے موافق ایسی روشنی کی گئی کہ وہ [illegible] جواب تھی۔ مسجدوں [illegible] علاوہ گلی کوچوں اور لوگوں کے مکانوں میں بھی خوب روشنی ہوئی۔ کرافورڈ مارکیٹ [illegible] قصاب محلہ [illegible] محلہ [illegible] وغیرہ وغیرہ میں بہت عمدہ کی گئی تھی۔ مکانوں کی روشنی سب سے زیادہ شرف الدین صاحب [illegible] مسجد نواب کے مکان [illegible]

معرکہ آرائی

مارا چہ ازین قصہ کہ گاو آمد و خر رفت

دنیا کی جبر نے میاں بچپا اُم ہوت۔ اللہ کرے
اپ کی بگی چلتسار رہے۔ دیکھو ارے غیر ے ایسے
مسلے کا سے کلوٹے کین کیطرح پسا کر دہر طرق مین
ہو جاہین مگر اپنے و سپنے امیر گر سے گورے کی اپنی
خبر بنانے رہنا بار غلام سر دیا اور کہتے ہین آپکی
پنگی کا دانت حامت کرتا نہین ہو گیا جتنا پہلے تھے
تے اب بھی او جاتے ہین یا نہین۔ ارے میان کیا
ہین کسکا دو کھڑا و کھڑا سہین انتظام سدرشن نے
بنا جلنہا دیا کرنہ دو گر رہا دیا نہ آنکھ مین پانی۔ دو ہم
مین بانسری نہ اودہر کے رہے نہ ادہر کے رہے ادہر
ہر ہو یا نر نے زبرتی ہے کی کئی بڑے الکو کہ سے
جہ کچھ تو جو سکے بچون بیچ داخل ہو نا ہو ارے بڑے
اکھو دعقلا اہی نگے ہین اب بھی اپنے کو لگانے مین
... دن سوا مان مین ہون کچھ دن ارے کیا
ہو گئے دنیا نے پلٹا کہا یا برادی۔ منشی۔ وکیل۔ مختار
حاکم۔ محکوم۔ رعیت۔ پرجا سبھو مین کینہا تانی
اور سنے ایسا مار کہا یا کہ خود غرضی اور ہمی نے
دل کو سیاہ چکر مین بنا دیا سو آہ کہ دن زنگ جلے
ور سارا جنگل جلجا سے نہ پانی جہراؤ بہے کہ جس مین
سما سے۔ تب ہی نرہبر شل صادق آتی ہے
جیسے رہبر بنا سے ماں زن نکلے۔ دوست بنا جو
مین نکلے افسر بنا ہے خود سر نکلے اور نسبت نو
ماشاء اللہ جشم بدور قوم یا غیر قوم اپنا یا پرایا غرض
مردہ بد ز رخ مین جائے یا بہشت مین یاروں کو
حلوے مانڈے سے کام۔ ارے اوروں کو چھوڑئیے
دلی سے اونی صفحہ یہ نیسپلٹی کا گردن پر ورد یا!
بہر نسپل کمشنر و کمشنر واپس جبر مین کیا نیکے کام کا صفر

بنا نے ہین کر سے پہرو و ہتو ماہ خرلقین از تو دانی
حساب کم بریش برا - لیکن بعض ایسے منہ زور نادر ص
کھبی جوش میں نیک عل پڑے ہین کہ تو سنگی خبر مین
رعایا کا خون بھی چوس جاتے ہین اور ایسے چکر دار
بہو ہین تو بجا بہلی کرکے دہنگل و ہنے ہین کہ
آخر نہ ... کا پتہ لگتا ہے نگستان کا۔ در میان رعایا
و پادشاہ ہندو مسلمان عام و خاص ہمائے
انتہار نا اتفاق کے بیج بو دیتے ہین کہ ہر کے جل و
زبان سے بھی نکل پڑتا ہے خدا ایسے کا نصیب
جہان مین ستیاناس کرے اگر جگہ ہندو مسلمان
شیر و شکر بنے بیٹھے رہتے ہین کہ درمیان انہون
کے نفاق کی بہانگ نہین ہوتی لیکن اب بعض
... جی شریف شریعم ایسے بن گئے ہین کہ خدا کی
پناہ ہندو مسلمان کا ہے کو سے مارن ہیا نہ
بھی رہو ہین تا ہم نیش عقرب کا کام کرتے ہین
لے کہ کیا ہوتا ہو تا ساری ہے یا بس اکثر دیکھے
گئے کہ سے نگے ہو گئے ہین کہ انہا کی نوبت یا ندن
کر او نہین تیے ہین لا تا یا بچن لی با نہ کا کھیل و تماشا
با نگے کہ ہتھیلی پر آنکھ مین خاک ڈالکر سر ہون
بجاتا ہے ذات کی بات کر کھینچا تانی ورکے نہ کا
تکرار کا سوانگ بنا کر اتفاق باہمی کو ٹلیا سب ...
کر شش ثانی کر نیچا دکھانا پڑا، خان کی خانگی ہی
نیارون کی بہادری۔ برا ہو بی نے تمام مقاصد پر
پانی پہیر دیا ... زبان کر نکلا ہیں تار نیا
مین پیدا ہوتا ہے اگر مرض لا علاج کی دوا مجربن
مدبرون نے بھی تجویز کی زہر کیا و انتشار کسیکو یا
دوا مے کسیکو نو ہوئی نہین ہماری عادل گورنمنٹ
کے عدل کو دیکھو کہ ایسے کا انتظام بدرسے ہی ہو ...
وہ پانے میں ... سے تجہ عاشق کرنا۔
آیا دلپشیمانی۔ یہ تو تند بھی نہین ہے منتظم ہو کا
دنیا ہے ہندو ... مسلمان ہندو یا مسلمان ...

عادل ... گورنمنٹ نے کہا ہے کہ مذہبی ہے امداد اس
سے مذہب مین نقصان ہے ذرا فرمائیے تو یہ
لینے مین سب مذہبی ہے دیگر مین سب دنیا داری
ہے اچھا ہمارے یارون کو ایسا ہی جوش مذہبی ہے
تو دیکھیے کہ اعلیحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ
نے ریلوے حجاز کی طیاری مین اعلی رتبہ کا ثواب
سمجھ کے کہ جو سلسلہ ثواب قیامت تک انشاء اللہ
جاری رہیگا بہت اچھا موقع دیا ہے کون کون کس
جوش مذہبی سے حصہ لیتا ہے اور ہم سمجھتے ہین
کہ ہر شہر وغیرہ سے لگا اس چندہ دینے مین دوڑین
گے یارو جیسے حاجی اللہ لوگون نے بہشت زد لیکر
رکھی تھی ہمارے حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ ہی
اس تہوڑی سی مقدار دیتے ہین ہماری خبر یہ وقت
ماہ رمضان حل ہے ورنہ پسندار گے ع
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین البتہ دنیا ایسی نامعقول
ہے کہ بعض انسان کو اپنی ہی بنا رکھنا چاہتی ہے
کہ یاد ... کے جبڑ بچارے کا دام ... ہے سو
بارے جبڑ میلی جاتے ... دکھ دل نہین تو
حسرت ہی سہی و لیکن اے جناب علیہ الرحمہ کہتے
ہین کہاں سے ہوتا کیا ہے عزت و ذلت
کسی کے گھر کی ساخت تو ہے ہی نہین سو
اکہ بدبر کر دل سے کیا ہوتا ہے۔ دیکھیے جو
سب کہ کچھ منظور خدا ہوتا ہے۔ مگر ہے یاران
طریقت راضی کر کرا کر صدق دل سے باتی جلیے
نظر آتی ہین نفاق زوال کی جڑ ہے عام کو اس
سے کیا ہے باشد البتہ جس کی نظر جو ہوتی
ہے کہ عادل تبک خرچ بسنہ و جبول سے
ورکہ ورد کا شکر ... عائب رسان رہ ... اخلاف
کی مزدوری کیا قبول سکتے ما را چہ ازین قصہ
کہ گاو آمد و خر رفت ... اس مر ... کے ہو جا نہ
سے کہ آپ نو آپ ... کر ... گوہ

حسرت کی نگاہ سے عام و خاص تکتے ہیں یہاں دنیا کو جلوہ ہے یہاں پایا جاتا ہے گذشتہ صلوۃ
آپکو یا دعا دے کے ۔ آؤ انا گھر کے ہم ان بیچ کے بیچ ہیں ۔ ایجاب عبد الرزاق جھکر واز
سلام ہوگئے اور رخصت ہوگئے

الطاف

دل آب ہیں بس و یساہی
لگے ہیں اسی طرح ان میں

بسم

ملا تری نگر کا نہ جیسے سے ہی سکے
ساتھی ۔ خود حسرت ۔ پچھاونی ۔ اور

کیا ہیبت ناک ہی ہر کام ترا ای اجل
کس قدر بدنام دیکھا نام تیرا ای اجل

پیارے میرے پیارے پنچیلو سب جانتے ہیں کہ کل من علیہا فان سب چیزیں فنا ہونے کی ہیں ۔

دنیا جو ہے شل ایک خواب کے عالم دنیا میں جا لطف کی چیزیں دکہائی دیجاتی ہیں مزا دو سرے خواب ہی ہیں کسی ماہ لقا حسین سے ملکر حاصل ہوتی ہیں مگر افسوس ہائے جسوقت ہوتی ہے کچھ بھی نہیں واللہ کیا خوب کسی نے کہا ہے

کیسے میں مزے میں جگا دیا کمبخت
ابھی نے خواب میں وہ گلے لگائے تھے

ہم کو کہاں تک دم کرکس کس کس کی شکایت بیان کرنے میں ان کے شمائل جیسے کیسے کیسے کرتے کرتے ہیں اور کہنے میں یہ بات ابھی اپنی موت سے بے خبر بیٹھے ہیں کچھ خبر ہی نہیں بلکہ سب

مرنا برحق لیکن اول جیسا نکا

افسوس زبان سے ذکر کرتے میں کہنا

اور حق ہے مگر دل سے کون چاہتا ہے کہ میں جاؤں اور خصوصا وہ جسکے دل میں ہزاروں آرزوئیں تمنائیں حسرتیں بہری ہوں ۔ ہان اگر حسرت کی خبر ہوگی تو اسی کو جو اپنی معشوقہ کے صدمہ فراق اٹھاتے اٹھاتے عاری ہوگیا اور جل کر یہ کہتا ہے ؎

ای جان حزیں وقف ہو بہرے فراق
کر موت ہی دیتا نہیں بجائے فراق

ان میں صاحبوں کو اس بات کا تحقیق کرنا ہر وہ ذی لکھا ہوا ہر کے اون خویش اور بہروں سے دور وقت کرو جو بہ ہو وہ عاجز ان گرچہ بہ پہانسی کا حکم ہوا ہے آپ معلوم ہو جائیگا کہ مرنا برحق ہے تاکہ کیسا ہی جسد ہو عزرائیل ناگہانی میں آ گردن مروڑ دیں یا دے تو کوئی مرنا نہیں چاہتا

کیسان دیکہا ناگہانی موت سے تو ان ان میں قدر ڈرتا ہے کہ یا اللہ ابھی ہم دن دو چار اور عیش جاودان کر جائے جس سے یہ کہہ یا بار کہ تو فرزند روز قتل ہوا دسکے نزدیک زد نیا تاریک ہو گئی ۔

اون جیسی کا دیہوں کو جن کو پہانسی کا حکم ہوتا ہے ایک بیچارہ حسرت زدہ زندگی سے مایوس کر ہم ابھی پہچانا بہ ہے افسوس اس بیچارے کے گلے پر جا نے بچاؤ نہ بنی ہوگی ہر بعد حسرت امیدوں کا خون ہوگیا اور اس کے خویش و اقارب کی کیا حالت ہوگی ہائے عورتوں کا سر کہول کہول کر دعائیں مانگنا کسی کا تلاوت قرآن کرنا جسکا چہرہ چھوٹے بچوں کا آہ آہ اشک انسو بلک بلک کر رونا کس قدر درد ناک رونگٹے کھڑے کرنے والا سین ہے ۔

ع

کیسا ہیبت ناک ہے ہر کام تیرا اے اجل
کس قدر بدنام دیکہا نام تیرا اے اجل

الملاف

جو مسلما چاہے کرے کچھ بھی نہیں انسان کا
سبحان دنیا میں سب ہے پہ آدمی کچھ ان کا
لد

راست گفتار ۔ جاودنگار ۔ آزاد ۔ از امادہ

مزے مستی میں کیا کیا دختر رز کے اڑا دو
جوانی میں ہی ہو صحبت پیر مغان برسون

کہان ہیں میرے پیارے پنچ بہادر تمہیں خبر ہے بمبئی ادہر بڑی زندہ دلی کی بہار گھٹا شباب بھی کیا چیز ہے واہ واہ سبحان اللہ اسکا مزا افراون خراش بدہمن سے پوچھو جو عالم پیری میں بھی اپنی جوانی کو یاد کرتے ہیں ۔

اس کا وقت ارے شب بھی کونسی مہینہ کی وہی ساون بہادون کی آسمان پر کالی کالی گھٹا جہوم رہی چلی آرہی ہیں تمام عالم تاریک ہے ہاں کبھی کبھی بجلی کی چمک سے اسقدر روشنی ہوجاتی ہے کہ جس کے سامنے مہر و ماہ کی بھی روشنی ماند ہوتی خدا کا غضب یعنی رعد کی کڑک سے بعض بعض آدمی کی تمام مچتے ہیں کوئی توبہ کرتا ہے کوئی استغفار مگر اف بجلی کی چمک رعد کی کڑک اور تیر چہوٹی جاتی ہے مگر موسم بہار سے لطف اٹھا جاتے ہیں اونکا پہلو کسی مہرو سے جلوہ گر ہے آج کے دن جن کی آرزوئیں اور تمنائیں حل رہی ہیں دل ہی دل میں کہہ رہی ہیں کہ

لپٹ جاتے ہیں وہ بجلی کی ڈر سے
الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے

ہفت پنچیلو ذرا اون کو جلن کی بھی خبر کر لیجئے کہ جہان اسوقت بجلی کا لیمپ روشن ہے جنت سے طرح طرح کے مزے

اُڑ رہا ہے جا رہے ہیں جانی کا بہت [illegible]
ہے آنکھ میں چربی چھائی ہے ⊙

شب تاریک تر [illegible] میں [illegible]
چراغ اندھا ہے چربلی شمع کی آنکھ میں چھائی

واسطے بر حال آن جن کو قدرت نے پانچوں [illegible] عطا کی ہیں پھر بھی نہیں سمجھتے کہ آج کل زمانہ کا ہر ایک [illegible] کونسی ڈگری پر ہے بلکہ [illegible] اُٹھنے سے کام اور سب سے حضرات ہیں جن کی ظاہر صورت جنکی [illegible] ہر ایک کو [illegible] ان کی سیرت سے واقف نہیں مگر کوئی [illegible] سے پوچھے ابھا تو پھر تو ہم بھی سن لیں۔ نظیم

لے صفا پروران [illegible] نفرت [illegible] نظر [illegible]
نہیں اچھی یہ گنجفہ بازی [illegible] کب [illegible]
خوب سمجھے ہیں اپنے پہ چلیں [illegible] مرحبا مرحبا جناب
صبح میں چند مشفق ذیشان [illegible] مولوی [illegible] حافظ قرآن
گنجفہ کے ورق سے ملتے ہیں [illegible]
[illegible] ہے اسکا ورد [illegible] گنجفہ [illegible]
اہل عالم ہوں خبر فاقہ سے تنگ [illegible] آپ [illegible]
نہ ہے ذکر خدا نہ ذکر رسول [illegible]

واہ واہ حجت کیا کہی ہیں خوب گنجفہ میں عشق حاصل کی ہے مگر نہ ضرور خیال رہے کہ [illegible] ارے میرے گنجفہ کے عاشقو اوس کو [illegible] پر جان نچھاور [illegible] آنکھ کھول کر دیکھو کہ آج کل زمانہ کا کیا رنگ ہے مگر دوست تمہیں کیا معلوم اُس کی خبر تب معلوم ہوگی جب گور کے نیچے میں پہنچو گے جب [illegible] چھوٹیں گے۔ اوس وقت امان اُٹھا یاد آئینگے۔ [illegible] تمہاری [illegible] اوس وقت پچھتاؤ گے ۔ اکیلا ہوں [illegible] ہے مرا دم [illegible] تربت ہے [illegible] ہم کس کس کو رو دیں [illegible] ہم [illegible] کی کچھ ادائیاں اور [illegible] دل [illegible]

برباد کیا غضب خدا کا کوئی تو شرع شریف کو کم زوا ایمان سمجھکر دل میں رکھتا ہے۔ مگر [illegible] باندھے پھرتے ہیں۔ ذرا اگر [illegible] بات ہوئی فوراً کہنے لگے کہ ملا حدیث شریف میں یوں لکھا ہے مگر جب موقع کا وقت آتا ہے تو [illegible] کی طرح دم دبا کر بھاگتے ہیں۔ یا بیٹھے لاحول ہے شیطان یا طاعون ملعون سے

ہندوستانی

افسوس ہے تو وہ جانور ایسے ہیں جنکا ظاہر و باطن یکساں [illegible] ہے اس کہنے پر کچھ تعجب نہیں دیکھو گنجفہ بازی [illegible] حضرت سے الفت ہو وہ تو خوب [illegible] گالیاں دینگے [illegible] ابھی کیا ہے یہ دوسری منزل ہے [illegible] ہم سب [illegible] دینگے۔ کاش [illegible] کیا [illegible] ہے ⊙ نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند جوانان سعادتمند پیر دانا را ۔

الراقم

ابھی سن ہی کیا ہے جو بے باکیاں ہیں
ابھی آئیں گی شوخیاں آتے آتے

بقلم

راست گفتار جادو نگار - آزاد [illegible]

پھر سنبھلے

ڈیر پنچ! اینجانب علیہ الرحمہ نے آپ کو اطلاع دیکھے ایک عرصہ کیلئے چھٹی [illegible] تھی اب لکھتے دونوں دم لینے اور آرام کرنے کے بعد [illegible] نہیں مضمون پھر سنبھلے اور [illegible] کیلئے مضامین تیار کرنے لگے۔ بس اب پھر وقتاً فوقتاً [illegible] کے [illegible] خدمت شریف میں پہنچا کرینگے جنہیں [illegible] شریفہ پر سنبھال [illegible] گا اس [illegible]

نقالوں نے لوگوں کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔ اور نقل کی بہتری سے [illegible] صاحب [illegible] اگر یہ دجال کہتے ہیں [illegible] دجال ہے جو کہ [illegible] ہم تو دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کی [illegible] [illegible] کردیں جنکی نقلوں کو جی چاہے [illegible] الاہی ہوگا [illegible] معلوم نہیں۔ اور [illegible] معلوم [illegible] حالت میں [illegible] کی رعایت کرتے ہیں [illegible] ہمارے مشفقوں کو نظر عنایت سے دیکھنا چاہتے ہیں [illegible] خیال [illegible] سے [illegible] دیکھئے [illegible] نالے تو ایسے بہت نکلیں گے جن کی نظر [illegible] ہی ہوگی۔ یہ حضرت باوجود ایک آنکھ کے [illegible] سے دیکھتے ہیں چونکہ ہمیں ایک موہوم سا خیال ہوتا ہے کہ [illegible] دجال صاحب [illegible] درست کرنے کی کوشش کرینگے۔ لہذا بالفعل ہم ان کو نہیں چھوڑے دیتے ہیں۔ اگر انہوں نے کچھ خیال نہ کیا اور ہماری ہدایت کو نظر غور سے نہ دیکھا تو پھر ہم ہیں اور وہ۔ پھر ہمارا قلم وہ ہزار [illegible] چاہینگے۔ مگر نہ رک سکیگا۔ آیا سمجھ کے [illegible] اچھا یہ تو اینجانب کا کام تھا۔ اب آپکے لیے کیا مضامین [illegible] کرتا ہوں۔ اگرچہ اسکی فہرست نہیں بتا سکتا مگر مختصر یہ ہے کہ نظم و نثر سبھی کچھ ہے جسکا ایک نمونہ [illegible] خدمت میں ارسال کی جاتی ہے۔ آئندہ بوقت فرصت [illegible]

ئے ، میان میں داخل کرنے جائیں گے۔ غزل جو
نکلا ہو جواہر مجرب ہنسنے کو آتشیں
گر الکتو یان میں پاؤں او مہیر تر کہا جاکر گھستا ہو
بہا لایا بھی یار و عجب اُلو کا پٹھا ہے
مجنوں ہی اک کیا جانے یہ کسکے بوس سنے ہو
ہو گیا ہے آتشک دونوں طرف چشمہ حیوان ہو
نہیں کچھ زہد و تقوی پر تعلق سکولے وعظا
بتوں کا عشق جب سمجھا ہے تو تمیل غسل ہو
گیا ہے شکل کھسیا ہو رہے ۔ اعظا کی ہر زبانی
چھپی ہے چاند سا ری گھانس کا کوئی گھاس ہو
جاؤ لے لیا بوسہ زبردستی سے یہ کس نے
نمایاں شرح عارض پر جو نیلا سا چنبہ ہے
ہمارے دل جلے دیکھے کیا کیا صاحب ہیں
کوئی کمر ست کا بچہ اور کوئی اُلو کا پٹھا ہو
بہنسا دیتا ہے مقبل دل خود وہ مسخرا بن کر
بجز ظاہر میں گو اُلو کا پٹھا ہے
بس اب اے جناب مراتب کے مجون بیچ کے اندر
گھسے ہیں بتکرے نکلے اور تماشے مضامین
دیکھیں۔ اچھا رخصت ہے پھر ملیں گے
اگر خدا لایا

مسافر

دجال کش

بقلم

ناشاد

مجرب غزل

جوش سے مصلے دل و گرفن اشعار قیامت نکلا
ہوں سے فصل بہار آئی ہے | کیا قیامت کی ہی ہوا آئی
مچھری منشی کی کیا بجلی پڑی | پیر ابلیس کی حماقت ہے
اور دہ دوری کرو صاحب | تختہ نمبر اب ہو شجاعت ہے
ساتھ سے ہوا ہو | کی اکت تمہیں بشارت ہے

سرِ بازار جگ میں ہنسلیں
ہو سباری کریں کہ جو کہ
سلف جب آئی چھری
اور ہا کہانی میں گھسی اور
ندو تدہ میں نہ چھری کی
پنچ صاحب دو اپنے پو بنڈ کی
گران کہتا ہو پنچ کو بابلی
کیا کہ رشوت چکھے گئے ہم
ڈہ پنچ کا دم زہرش گیا دم
لاٹ صاحب کی ہو سواری
حرمین اب کہ ہو چکا لاٹ
جو رود نے متعدد بڑی بر
دیدہ ہاتی ہو بنڈ نسو پنچ!
ترک کر اثر اس ما وت کر

نر جہانی میں جب عزا ہے
نچوا ٹن میں جب خاوت ہے
اور جنگے میں کہ ابنا جنگ ہے
پلو میں عجب نزاکت ہے
مرزو قبال کی خلافت ہے
بندی بیگم کی بیاہ ا ہے
اور نکو کرسی سے بہلا مدارت ہے
کہ زمان کی آئی شامت ہے
چمپنی خانم کی اب ہلاکت ہے
فدا الصدر کا دم سلامت ہے
اسمین صاحب کی شہرت ہے
خوب اپنا انکی شرافت ہے
واہ وا کیا اتھری طہارت ہے
ابھی بدر پر لعنت ہے

از پلاتی جگہ سر اتہو نہ زہرا آغ نہو - حضرت سلامت ادا با

چراغ گل پگڑی غائب

ہمارے پنچ مدوہ رے پنچ عاشقوں کے
بڑھاپے کے سہارے پنچ مشوقوں کی جوانی کے
او ہمارے پنچ سرفرض ہر طرح ہمارے پنچ -
پا بجھو تسلیم - ساتھ ہی مع زر تسلیمات - ڈہائی زر
بندگی اور مرا شکورش ساری سلام علیک
بندہ پیر رنگ بیندوستی پارسل کے نظر کرتا ہوں
ہوں رنی و علیک السلام ملا کر میرزا صاحب گے
اور سا بی ہو و سنسری کی مقفل الماری میں رکھ
چھوڑئے جب جو تہذیب کرو کیا بھی دیکھیگا - تر
قسم کتنا بار کے اس کنارہ والے گدہ کی جو سائے
کوٹ پتلون نرکی ٹوپی کر دھتا نہ بناتے اور ڈنڈ ے
ہلاتے نر کہو وہ ..... مزاج عالی ہو مسٹے
گئے جناب ایک کہاں ہو کرن - میں - جینے
ہماں کچھ مجھے کہتے ہو بھی ہیں سے کتنا برنا

ہو سے ہاں ہاں جناب بشو ہو میں تھا کبے
بشو بچو وہ ہے جو سپاہیوں سے اور ایک
سا ہو بھی ہے جو ہر ٹی تھی - بہائی کیسے بشو ہو
میان تم بھی بالکل گر ہو صاحب کی در ۱ نکالا
تو وہ بھی نہ پہنچنے کے نہ ہونے کے یا آخر صاحب
کا رسے نکال کر ہماور شامل کر دو نہیں نہیں ہر ل
گیا بعد صاحب کا رسے دور کر کے برادر لگادو
وہ بھی دو را نکے جہاں تمام نینی تال کا میلہ جیب
کے ذریعہ سے گنا ہے - یہ بھی نہیں قمر صاحب
کا قاف اور ڈاکٹروں کا زیادہ کر دینی کی کنز بانی
ہے کہو واہ رے ہم کہارے کا ستیاناس لگایا
ہے - میان مطلب پر آئے تم تو بات بات پر
رنڈیوں کا ہی ذکر رہتا ہے نہ معلوم کس چکی کے
ہے ہو - میان تم کیا جانو آجکل کا مذاق دلگی عشق
محبت یہی ہے زمانہ کا یہی حال ہے اور تو اور
پنچ ہیلدہ کر ہی دیکھو جب تک کسی رنڈی کا ذکر نہ
ہو مضمون ہی داخل دفتر - ۳۰ جولائی کے پرچہ
کو دیکھئے آپ خفا ہی ہو گئے - سبری کی طرف پیر
اور پیر جی کی طرف منہ کر لیا - میان یہ دو پہر کا بندہ
کسی ریگستان کے ٹینٹ پر کہنا وہ مطلب گنا
کیسے بشو ہو بھی - رکہو دعان سنو - مگر ذرا
ہوشیار ہو جاؤ پیشتر سننے جی کا جو بدمی کا کہا
دیکھ و خالی ہے یا نہیں ایسا نہ ہو کہ وہاں جگہ
نہ ملے اور سر بازار بشو - وسنو - ایک بیچارہ جو
اولڈ فاشن کے آدمی گھوڑے پر سوار سر بازار
گذر کرتے تہو مکان کے قریب پلٹن کے سپاہیوں
کا جماؤ تہا - ہمارے ساہو صاحب نے از راہ
مسافری ہٹ جاؤ راستہ چھوڑ دو زندر سے کہا - یہ
سپاہی تہا - آپ جانتے ہیں سپاہی کی گھوڑی عراقی
کے لات ماری ہے بھا ہیو جناب گھوڑے ←
شرو کس تھا ہیں ایک زہرہ رب کے باشندے ←

دوسرے فوج کے سپاہی بہت بگڑے بالکل
بدلگام ہونے لگے۔ لارڈ صاحب نے زبردباری
کو کام دیا اور مصلحتاً کچہری میں چپراسی کے جٹیین بنا
مناسب نہ جانا اون باتون کو گورنمنٹ کیطرح اوٹھا
دیا۔ مگر اونکے صاحبزادہ بلند اقبال جو ڈسٹرکٹ پولیس
آفس کے کلرک ہین اور وقتاً فوقتاً سب انسپکٹری
کا کام دیتے ہین جن کے بہائی لفٹنٹ گورنر
جنرل صاحب بہادر کے پرائیوٹ خزانچی ہین اون
سے ضبط نہ ہوسکا ایک نوجوان آدمی دوسرے اونچا
بولا۔ آخر سخت کلامی کی نوبت ہو چکرو دوسرے ہی گئی
پورا انتظام ہوگیا۔ سپاہیون کا شور بے نہایت کی
طرح پہرنا اور طرح طرح سے مارنا بند ہوگیا صرف بازار
ہی مین چلنا پہرنا بند نہ ہوا شاید سپاہی ہارے ہوے
اشتہار وغیرہ بھی بند دوسرے موقعے پر سر اوٹھا
پولیس والون اور فوج والون مین ایک دستور پر
مجامت بازی کی ٹہر گئی۔ مگر سپاہی بہت صرف
بیلائی کو کام دیا تہا سونے سے بہادر گنہ لازم ہوگیا
شناخت ہوگئی ہے تو لیکن نہین آتی دوسرے تیسرے
روز یعنی ۲۳ جون سنہ ۱۸۹۷ کو ۷ بجے شام کے
نینی تال کے جنوبی سرے پر پرانے تہانہ کے قریب
سے ایک شور ہنگامہ مار دو مارو کا پیدا ہوا اور سوقت
اینجانب دلچسپی مین مشغول تھے کہ اس شور و غل
نے عین کریج مین خلل ڈالا۔ ہے ہے۔ کسی کو
مار دیا کیون ہاں پولیس نے پکڑ لیا کسی جرم پر یا بے خطا
بلجائی قریب دو آدمیون کے ستہ دونون
طرف سے بازار کا سمان ہو رہے تہے چراغ
گل کرنے جو زبان زد تہے ہو رہا تہا لگا ہے کرتے ہوئے
بڑکلی بیچ ... ہر ... ہاتھ ... دوکان
امیر غریب ... سب فوج ...
کرتے اودہر ... سب سپاہی ... حشم
ہی ایک ... مین ... سے تہے ہوئے

غائب راستہ مین ایک فارسی ہی آئی جن کے ساتھ
اور دو پولیس مین اچھی طرح سے زدوکوب کئے گئے
ایک لمبی ڈاڑہی والے مصالحہ دار دعوت کہا گئے
ہوئے تشریف لاتے تہے اونکا بھی ۲ بار مصافحہ
ہوا۔ مگر جناب واہ رے ہمارے گورکہا بلکہ
کے بہادر اور کمان کی کیا کہنا نے والے۔
تم دوکان کے اندر سہنے
نہین ہو۔ بلکہ۔ وہ کان لیے ہوئے مردن کے
ہی بہادر ہو جناب جو مار کہانے لگے دوکان مین
بند کر کے اندر رہنے ہی کے پاس بہاگ آئے لگی
شاید وہان سے لڑائی کے ہتہیار لینے لگے
مگر یہان جب تک صفائی ورنہ جناب کوئی بات
ہی کہ نینی تال مین قریب ایکہزار کے آدمی ہوگا
اور صرف ۲۵ بلوائی یا جو کوئی تہی کہا جیا جاتے
مرد در کنار عورتین بھی سب کام تمام کر دیتین سب
مغز کی گرمی اور دماغ کی عقل جہڑ کر رہجاتی مگر
مجبوری کمبخت دو گہڑی بھی نہ ٹہرے۔ آخر
یہ بھی کہنا پڑا۔ یا نامردی تیرا آسرا یا شیخ جی
تمہارا آسرا ہے۔ بس ہم تمہارے صاحب ہو پنشن
سی کچھ ہی زیادہ ہین۔ اور پہر کی بیچے کی نہین بازار
کی لیے رٹ مار ہو رہی ہے کوئی پرسان حال
ہی نہ ہو جدہر دیکہو چراغ گل ہو گئی غائب۔ اور
جب ہمارے بہادر لنگریان سنبہال ہو ہوشیان
کھینچ کر باہر آئے تو سب رنگ گہرون سے نکل
پڑے جس سے دریافت کرو کہا ہوا کرن تہا
وہ بکتا تہا مین کے ... سپاہی تہے جو تہے
چڑا ہوا ... ڈرانے باندہے تہے اگر کوئی پوچہتا
تو اور ... کی حفاظت ہوا
... ایک ... عالم ... شد
... پولیس معدوم موجود شد۔ شاید پولیس را
... شد۔ کو ... پیشہ ...

اسٹیشن از بازار بعد رہی نہ شد۔ کہ شور و غوغا
بلوائے واسطے وبال درکان شریف نہ رسیدہ
شد۔ اودہر اوپر اب یاد شد۔ آج روز
سہل شد۔ جناب اسوقت بلوہ کے نام سے
کابل شریف یاد آگیا شد۔ اب سہل کی احتیاط
لازم ہے اگر اچھے اوچے گہرے کی چوٹی بھی
ہے جواسطہ کرو اثر کوئی تو ہنوز کا جہگڑا شد۔
اور پرسون کا جہگڑا شد۔ بیچے ... خفیہ
باشد شد۔ ... زندہ و صحبت باقی شد۔

سہل ...
اخیر کی لڑائی۔ کس کے سر آئی بلا اور کس کی ترقی ہوئی
بعد ... مسلم
وہ ہی ناکون میان وہ ہی۔ ...
کہ۔ نے ... سب لاکا۔
نے کہا۔ از نینی تال۔

دیسی شاعرونکو مژدہ

یا ایہا الشعرا ہشیار ہشیار خبردار خبردار
مبارکباد کی سواری گشت کر رہی ہے ایسا نہو
کہ ہاتہون ہاتہ ہزار در تہنیت نامہ اوس کے
عرض مین نذر ہو جو حضرت سلطان المسلمین
سلطان عبد المجید بن سلطان عبد المجید خانصاحب
کے سے عام جشن جوبلی کی خوشوقتی مین جابجا
روشنی ہو چکی ہے اور صدہا تہنیت نامہ لکہے
گئے ہین اور صدہا نادرون کے گہر لٹے اور لٹا
دیے گئے۔ یہ سب کچھ سہی۔ مگر ہماری مبارکباد کا
پہلو ہی نرالا ہے وہ یہ کہ پانچ پانچ شعر دلچسپ مبارکباد
کے متعلق فارسی مین ایک نہیت بیت ذیل کے پتہ پر
ارسال کرین ایک سارا کی ہی نظر ہوگا اور ہر
اسلامی سلطنت نیز ... تقسیم کئے ... اور
... جلیلہ حضور سلطان المعظم لکہنے کہا ... بہیجا

جاسوسون کی رپورٹین

پیکن کا ۱۹ تاریخ کا ایک تار مظہر ہے کہ جاپانی زمین شاہی محل کے اندرونی حصہ کے اطراف کی دیوارون کی حفاظت کر رہے ہین اور آگے بڑھنے سے انکار کرتے ہین کہ ہمین حکم نہین ہے۔

تار ایسٹ کے سے روسی والنٹیرون کی پیش قدمی موقوف ہوگئی ہے۔

پیکن کا ۱۹ تاریخ کا تار مظہر ہے کہ جنرل [illegible] نے اثنائے گشت مین ایک چینی فوج کو شکست دی جو پیکن جنوبی [illegible] مین ۳ میل کے فاصلے پر مقام [illegible] تھی۔ کہا جاتا ہے کہ بہت اعلی چینی افسر اس فوج کے کمانڈر ہین۔

پیلغاسٹ کے قریب دشمن کا مورچہ بہت مضبوط ہے۔ یہ مورچہ ایک [illegible] تدور زیادہ سے گھرا ہوا ہے اور وہان پہونچنے کا صرف ایک تنگ راستہ ہے اور وہ ۱۰ میل تک اس [illegible] مین دشمنون کی زد پر رہنا پڑیگا جنرل [illegible] روز سے حملہ کرنے کی فائدہ نہین کیا۔ ستمبر کے روز دن بھر جابجا [illegible] سے جاری رہی۔ بحری فوجون نے دشمنون کا [illegible] کی کوشش کو بیکار ثابت کیا

آئندہ چند روز مین تعداد ۳ ہزار [illegible] سو برٹش سپاہی کیمپ کیطرف روانہ ہونگے۔

ایک جرمن رپورٹ مظہر ہے کہ [illegible] کی [illegible] کیطرف جمع ہو رہے ہین۔

دو ہزار جرمن سپاہی پیکن پہنچے۔

جاپانی جنگی جہاز [illegible] کیطرف [illegible]

لارڈ رابرٹس نے ۳۰ تاریخ کو بلفاسٹ سے تار دیا ہے کہ جنرل بلر بہت آگے بڑھ گئے۔ اور ڈالمانوتہا کے شمال مغرب مین مقام برگنڈال پر بڑی کامیابی سے قبضہ کیا دشمن ہٹ گئے۔ بہت محکم اور کارآمد مورچہ تھا۔ اگرچہ ہماری فوج کو ۳ ہزار گز کی دشمن کی زد پر چلنا پڑا مگر مجھے امید ہے کہ ۲۰ سپاہی سے زیادہ مقتول و مجروح نہ ہوئے ہونگے۔

دشمن نے بھی بہت جگر مقابلہ کیا۔ رائفل بریگیڈ کی دوم بٹالین کا سب سے زیادہ نقصان ہوا۔ کپتان لسل مقتول ہوئے اور کرنل میٹکاف اور کپتان [illegible] مقتول ہوئے کئی ڈچ مقتول ہوئے۔ اور اون کا بہت سا سامان ہمارے ہاتھ لگا۔

ناٹال مین متفرق دشمن کے گروہ [illegible] ہین۔ خصوصاً ریلوے کے وہ بڑے دشمن ہین۔ محافظین کو مار [illegible] ریلوے برباد کر دیتے ہین۔ چونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ ڈچ ڈنڈی پر حملہ کرینگے اس لئے وہان کے والنٹیرون نے [illegible] کو خوبی استحکام کر لیا ہے۔

پریٹوریا مین یہ خبر مشہور ہو رہی ہے کہ پریسیڈنٹ سٹین پریسیڈنٹ کروگر سے جا ملے۔

ہمبرٹ شاہ اٹلی کے قاتل کو حبس دوام کی سزا ہوئی۔

پیکن کا ۱۰ تاریخ کا تار مظہر ہے کہ سات سو جاپانی برٹش اور امریکن [illegible] شہر کے جنوب مین پانچ میل کے فاصلے پر امپیریل پارک تک کوچ کیا۔ جاپانیون نے شہنشاہ چین کے [illegible]

جنرل [illegible] اور کرنل [illegible] جنرل کروبلر کی فوج کو شکست دینے کے [illegible] کیطرف روانہ [illegible] کے دشمن کے بہت سپاہی کام آئے۔ [illegible] اور [illegible] کے درمیان وقتاً فوقتاً لڑائیان ہوتی رہتی ہین۔ [illegible] کے اطراف جنرل [illegible] کو کئی مرتبہ دشمن سے مقابلہ کی نوبت آئی۔ جنرل موصوف کا بہت کم نقصان ہوا۔

اب لارڈ رابرٹس بلفاسٹ مین ہین مقام نوئٹ گیڈاخت [illegible] آٹھ سو برٹش سپاہی رہا کر دئے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ رہا شدہ بعض افسر [illegible] بھیجے گئے۔

ٹرکی نے سلطنت متحدہ کو اطلاع دی ہے کہ چونکہ اب سفارتخانہ چینیون کے محاصرہ سے چھوٹ گئے اسلئے ہم اپنے فوجی سپاہیون کو چین سے بلا بھیجتے ہین اور اور جب [illegible] قابل اطمینان انتظام قائم نہ ہو [illegible] وہان بھیجینگے۔

سلطنت متحدہ نے پیکن کے کمانڈرون کو یہ رائے دی ہے کہ پیکن سے اپنی زمین حاصل کرنے کیلئے [illegible] آپس مین مشورہ کرے کہا جاتا ہے کہ فرانس [illegible] رضامندی ہو۔

بتقریب جشن جوبلی حضور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ - یہ ساحل مین بھی بڑی دھوم دھام کے ساتھ روشنی ہوگی۔ میلاد شریف کا جلسہ ہوگا خیرات تقسیم کیجائیگی۔ - [illegible]

قصبہ [illegible] علاقہ جزیرہ [illegible] مین بھی بتقریب جشن جوبلی حضور سلطان المعظم بڑی دھوم دھام کے ساتھ روشنی ہوگی۔ مولود شریف کے بعد کھانا [illegible] تقسیم ہوا۔ عام مسلمانون نے دل [illegible] سلطان [illegible]

گرم ابھی برابر میونسپل کمشنر کو بھی یہ پالیسی کا حکم ہوا قتل کنسٹبل اور طاعون کیمپ کا پہونچنا ثابت ہے

مہاراجہ بھرتپور ہمیشہ کیلئے تخت سے محروم ہو کر آپ نے اپنے نوکر کو بندوق سے مار ڈالا ۲ رجون کو۔

شیخ اصغر علی صاحب یکم ستمبر سے قائم مقام ڈپٹی کمشنر حصار مقرر ہوئے۔ ڈیڑھ ماہ کے لئے۔

حضور وائسرائے ۲۲ر اکتوبر کو شملہ سے چلکر ۱۰ر دسمبر کلکتہ پہنچینگے بڑودہ بھی جاوینگے دربار راجکوٹ ۶ر نومبر کو۔

فیروزپور میں دریا کی باڑھ نے شہر پناہ پر حملہ کیا کئی مکانات گر گئے ۴۰ برس کے بعد یہ نظارہ ہوا

لکھنؤ میں ۲۱-۲۲ کی رات کو کانپور ٹرین اور مالگاڑی میں سخت ٹکر ہوئی ۲ جانیں ضائع۔

بنگال ناگپور ریلوے پر درمیان کھڑگپور و کلکتہ سخت صدمہ ہوا ۱۱ مسافر قتل اور ۴ مجروح

ڈیرہ غازیخان کو بچاؤ کے آخری پشتے بھی بہ گئے اور شبہ نہیں کہ شہر خالی کرنا لازم ہوگا۔

دہلی ۱۲ر اگست سے ۱۷ر اگست تک نہایت خوبی و خیریت کیساتھ باران رحمت کا نزول ہوا۔ مگر جب سے کھلا ہے گرمی نے اجاڑ ڈال دیا ہے جہاں جنگل میں تنکا بھی دیکھنے میں نہیں آتا تھا وہاں سبزی کی عجب کیفیت معلوم ہوتی ہے جس سے آنکھوں کو طراوت اور دل کو فرحت ہوتی ہے۔ ننگے پاؤں چلنے سے معلوم ہوتا ہے خطر دموں کے غول کے غول جو ہر گلی کوچہ میں پھرتے تھے وہ اپنے اپنے گاؤں کو چلے گئے اور نہایت تنگ گذاری کیساتھ کھیت وغیرہ کے کاموں میں لگے۔ چہارشنبہ کی شب کو عرس حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا درگاہ حضرت سلطان نظام الدین اولیا میں ہوا۔ اہل شہر کا اژدحام اچھا ہوگیا۔

کلکتہ فورٹ ولیم کے مقدمہ خون کا سشن کورٹ میں فیصلہ سنایا گیا۔ جوریوں نے بالاتفاق گورہ مسمی سیلوں کو دیوانہ قرار دیا کہ یہ اپنی جوابدہی کے قابل نہیں ہے۔ لہذا جج صاحب نے اس سے اتفاق کر کے مجرم کو جیلخانہ بھیجا تا وقتیکہ گورنمنٹ کا حکم اس کی نسبت صادر ہو۔

قصور (لاہور) میں رسالہ کی تعزیری پولیس قائم ہوئی۔ لاہور۔ پولیس طاعون ڈیوٹی نواح شہر سے واپس آگئی۔

کلکتہ کے چندہ قحط سے بمبئی راجپوتانہ ممالک وسطی کو اور ۲-۳ لاکھ ملیگا۔

پنجاب گورنمنٹ کے دفاتر شملہ میں ۱۷ر اکتوبر کو بند ہونگے۔ اور ۲۴ر کو لاہور میں کھلینگے۔

کانپور کے کارخانہ داروں کو تحریک کی گئی کہ وہ مال ایران کو براہ سیستان روانہ کریں۔

احمد نگر میں بصدارت حضور گورنر بمبئی ۱۲ر نومبر کو نمائش اسپان ہوگی ۴ر تک رہیگی۔

شملہ میں پارسیوں و یوروپینوں کے درمیان کرکٹ کا سالانہ میچ آغاز اکتوبر میں ہوگا۔

ہند میں گھوڑوں کی افزائش نسل کے متعلق ایک زبردست کمیشن مقرر ہو رہی ہے جو ہند میں کام کریگی۔ اس کمیشن میں ایک ممبر انگلستان سے بھی منگوایا جائیگا فوجی ضروریات مقدم ہیں۔

دہلی۔ جناب حاذق الملک حکیم عبدالمجید خانصاحب رئیس دہلی ڈیرہ دون سے امیر یعقوب خانصاحب کا علاج کر کے واپس تشریف لائے امیر موصوف نے ایک سرنگ گھوڑا اور دو ہزار روپیہ نقد علاوہ خرچ آمد و رفت بروقت واپسی کے رخصتانہ دیکر رخصت کیا۔ اور انکا کہنا ہے حکیم صاحب سے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ میرے پاس اسوقت کچھ نہیں ہے اور میں خود سرکاری حراست میں ہوں اسواسطے اس سے زیادہ مقدور نہیں رکھتا۔ اور آپکا شکرگزار ہوں کہ آپ کی مہربانی سے میرا تمام مرض جاتا رہا اور آئندہ میں کبھی ڈاکٹری علاج نکرونگا میرا مرض اسکے علاج سے بڑھ گیا۔

پھول والوں کی سیر کی تقریب بڑے جوش و خروش سے منائی گئی۔ اکثر باشندگان دہلی قطب صاحب میں مکان کرایہ پر لینے کیواسطے روانہ جاتے ہیں اور اسوقت وہاں مکان کرایہ پر ملتے جارہے ہیں اور یہ تقریب اسطرح شادیانہ خوشی کی ہوتی ہے قطب صاحب تک جاتی ہے۔ پھول والوں کو حسب سال گذشتہ میونسپل کمیٹی سے ۲۰۰ روپیہ بھی دیا جائیگا ۲۶ر ستمبر قرار پائی ہے حکام ضلع بھی پھول والوں کی سیر میں رونق افروز ہوں گے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۲۶ر اگست	۱۷	۷	۲۲۳
۲۷ر //	۱۳	۱	۲۱۰
۲۸ر //	۱۵	۸	۲۰۴
۲۹ر //	۱۱	۱۴	۲۰۳
۳۰ر //	۱۵	۳	۱۸۵
۳۱ر //	۸	۱۳	۱۸۴
یکم ستمبر	۹	۱۱	۱۷۴

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا